دیا گیا" لیکن دوسری جنگِ عظیم کے موقع پر اس کو ٹیوبنگن منتقل کر دیا گیا تھا۔ حالات معمول پر آئے تو اس ذخیرۂ کتب کو پھر برلن بھیج دیا گیا۔ اس میں بہت سے فارسی اور اردو قلمی نسخے جو تھے ...... عربی مخطوطات کی تعداد ۱۴۰۰ تھی ...... اُن کے تقابلی مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر نسخے شاہانِ اودھ کے کتب خانوں سے حاصل کیے گئے تھے"

یعنی برصغیر پاک و ہند کا بیش بہا اور عظیم الشان ذخیرۂ کتب صرف انگلستان ہی نہیں پہنچا، بلکہ اس کو جرمنی اور دیگر ممالک میں بھی بھیجا گیا۔

زیرِ نظر کتاب اپنے موضوع سے متعلق بہت سی تفصیلات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اس کا مقدمہ نہایت عمدہ ہے۔ ہمارے ملک کے تعلیم یافتہ طبقے کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ انھیں یہ معلوم ہو سکے کہ برصغیر پاک و ہند کے حکمران مختلف عنوانات پر مشتمل کتابیں جمع کرنے کے کس درجہ شائق تھے۔ پھر اس میں اس بات کا بھی پتہ چلے گا کہ اس ذخیرۂ علمی کو کس بے دردی سے لُوٹا گیا اور کہاں کہاں منتقل کیا گیا۔

امام شاہ اسمٰعیل شہید

ترتیب: محمد خالد سیف۔ ناشر: طارق اکیڈیمی۔ سٹریٹ ۳، جھنگ بازار لائل پور۔

صفحات: ۸۰، بہترین کتابت، عمدہ کاغذ، دیدہ زیب طباعت۔ قیمت ۴/۲۵ روپے

مولانا محمد اسمٰعیل شہیدؒ گوناگوں اوصاف کے مالک تھے، وہ مجاہد فی سبیل اللہ بھی تھے، جیّد عالمِ دین بھی تھے، عظیم الشان مبلّغ اور کامیاب منفرد واعظ بھی تھے، رفیع المرتبت مصنف بھی تھے، اونچے درجے کے صوفی بھی تھے اور بہترین شاعر بھی تھے۔ حال ہی میں جناب محمد خالد سیف صاحب نے ان کا فارسی اور اردو کلام جمع کیا ہے، جو طارق اکیڈیمی لائل پور کی طرف سے شائع کیا گیا ہے، اس پر ملک کے نامور محقق و عالم ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب نے مقدمہ تحریر فرمایا ہے۔ حصہ اردو، مثنوی سلکِ نور، رسالہ بے نمازاں، نسخۂ قوتِ ایمان اور حصہ فارسی مثنوی سلکِ نور، قصیدہ در مدحِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، قصیدہ در مدحِ حضرت سیّد احمد شہید اور خاتمہ رسالہ ردالاشراک پر مشتمل ہے۔ مولانا شہید کا یہ کلام ہر شخص کے مطالعہ میں آنا چاہیے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ وہ فارسی اور اردو کے کتنے بڑے ادیب تھے اور کس درجہ بےتکلفی سے شعر کہتے تھے۔ اس کی ایک خوبی یہ ہے کہ شاعری کے علاوہ اس میں علم کی بھی فراوانی ہے۔